بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۳۸ | منگل ۲۷ شعبان ۱۴۰۴ھ ۲۹ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ۲۹ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ہجرۃ / مئی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

● خاکسار کا ایک نہایت اہم اور نازک الٰہی معاملہ خاکسار کے خزائن منصبی میں حائل ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہترین حل پیدا فرمائے اور خاکسار کو جلد از جلد میدان عمل میں پہنچ کر خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(فضل الٰہی انوری (واقف زندگی)
دارالبرکات۔ ربوہ)

رمضان المبارک اور مربیان کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک اپنی برکات کے ساتھ آرہا ہے جملہ مربی صاحبان اپنے اپنے مراکز میں قیام کر کے حسب معمول درس قرآن کریم کا اہتمام کریں اور درس شروع کر کے ہفتہ وار رپورٹ نظارت ہذا میں رپورٹ کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

علم کے تین مدارج

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"علم کے تین مدارج ہیں علم الیقین، عین الیقین حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں"۔

(الفتاوٰی قدسیہ ص۱۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب دعا میں پورا اخلاص پیدا ہو تو خدا تعالیٰ کو بھی رحم آجاتا ہے

ہماری جماعت میں بے جا غصہ اور غضب بالکل نہ ہونا چاہیئے

اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کی اصلاح کے لیئے دردِ دل سے دعا کرنی چاہیئے

"دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آسکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجیئے جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں، ناکامیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کی راہ نکالتا ہے۔ لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۵۹-۶۰)

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں۔ ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں۔ (باقی صـ۵ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ
الفضل ربوہ

۔۔ ۲۷ شعبان ۱۴۰۴ھ
۔۔ ۲۹ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

خدائی رحمتوں کا حصول اور اسکی بنیادی اہمیت

انسان ضعیف البنیان ہر گھڑی اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اُس کی رحمتِ بے پایاں کا محتاج ہے۔ اِس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ اپنے فضل اور رحمت کا سایہ ایک مومن پر سے اٹھالے اور اسے اس کے حال پر ہی چھوڑ دے تو وہ شیطان کے بہکائے میں آکر اُس کی پیروی کرنے لگے اور رہا سہا ایمان بھی گنوا کر خسرانِ مبین میں مبتلا ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی اس فطری کمزوری کے سبب فضل اور رحمتِ خداوندی کے مقابلہ میں ان کی محتاجی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (النساء آیت ۸۴)

ترجمہ:۔ (اے مومنو!) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے (باقی لوگ) شیطان کے پیچھے چل پڑتے۔

اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ان کے شاملِ حال رہے اور وہ کبھی اور کسی حال میں بھی شیطان کے بہکانے میں نہ آسکیں۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ اُن مومنوں پر ہی اپنا فضل نازل فرماتا اور اُنہیں ہی اپنی رحمت سے نوازتا ہے جو نہ صرف یہ کہ نیکیاں سنوار سنوار کر بجا لاتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس قابل بنانے میں کوشاں رہتے ہیں کہ وہ بھی نیکیاں بجا لا کر اُس کے فضل اور رحمت کے مورد بنیں۔ چنانچہ وہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الاعراف آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اُس (خدا) کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ کی رحمت کا مورد بننے کے لئے مومنوں کا محسن بننا ضروری ہے۔ محسن وہ لوگ ہوتے ہیں جو نہ صرف خود اللہ کو بڑی کثرت سے یاد کرتے ہیں اور نہ صرف خود اعتداء کی راہ اختیار نہیں کرتے اور زمین میں فساد نہیں پھیلاتے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی اور سلامتی کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ سنوار سنوار کر نیکیاں بجا لانے والے، ایسے مومنوں کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل و رحمت کا مورد بناتا ہے اور وہ شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے سے کلی طور پر محفوظ ہو جاتے ہیں۔

نیک اعمال بجا لانے کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے مورد تو بنتے ہیں اور ضرور بنتے ہیں لیکن خطرہ سے وہ بھی کلی مبرا نہیں ہوتے اس لئے کہ عُجب اور خود پسندی و ریاکاری یا کسی اور مخفی بُرائی کے نتیجہ میں اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں۔ اور انسان نیکیاں بجا لانے کے باوجود اجر و ثواب کا مستحق بننے کی بجائے الٹا ثواب کا مستوجب بن جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اعمالِ حسنہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ نزولِ رحمت کا ایک اور ذریعہ بھی تجویز کر رکھا ہے اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مومنوں پر بعض ابتلاء لاتا ہے اور جب وہ ابتلاؤں کے وارد ہونے پر صبر و استقامت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے عمل سے اپنی وفاداری کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں اپنے غیر معمولی فضل و رحمت کا مورد بنا کر انہیں فوز و فلاح کی بشارتوں سے نوازتا ہے اور کامیابیوں کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نزولِ فضل و رحمت کے اس اہم ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۷، ۱۵۸)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تُو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے کہ ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے (تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت بھی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان سب آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ انسان شیطان کی پیروی اور گمراہی سے بچنے کے لئے ہر لمحہ اور ہر آن خدا کے فضل اور اس کی رحمت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو فضل و رحمت کا مورد بنانے کے دو طریق مقرر کئے ہیں اوّل یہ کہ انسان نہ صرف خود خاص عزم و تعہد سے اعمالِ صالحہ بجا لائے بلکہ اس راہ پر گامزن ہوتے ہوئے محسن بننے کی کوشش کرے۔ یعنی دوسروں میں بھی اعمالِ صالحہ بجا لانے کی تڑپ پیدا کرنے میں کوشاں رہے۔ یہ طریق ہر چند کہ بہت ضروری ہے اور کسی کے لئے بھی اس سے مفر نہیں، لیکن یہ بے حد احتیاط طلب ہے کیونکہ ہر وقت قدم پھسلنے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا طریق بھی مقرر فرمایا ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے بندوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزارتا ہے اور ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ انہیں اپنی ہستی ہی کالعدم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ ایسے روح فرسا حالات میں جب اُس کے بندے اُس پر کامل توکل کرتے ہوئے صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں اور اپنے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہیں آنے دیتے تو خدا تعالیٰ فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسا کر انہیں مظفر و منصور کر دکھاتا ہے۔ ان ابتلاؤں کے نتیجہ میں وہ ایک ہی جست میں کہیں سے کہیں جا پہنچتے ہیں۔ ایسے ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں ہی کو ڈالتا ہے۔ جنہیں وہ اپنے خاص الخاص فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنانا چاہتا ہے۔ ان ابتلاؤں میں وہ خدائی رحمتوں کو بڑی تیزی کے ساتھ اپنی طرف آتا ہوا دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار
— الفضل —
خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقامت

:- محترم مولانا غلام باری سیف صاحب - ربوہ :-

صبر ایک اعلیٰ درجہ کا خلق ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یہ خلق بھی ہمیں اپنے معراج پر نظر آتا ہے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا:-

فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل۔

(الاحقاف آیت ۳۵)

کہ اے میرے حبیب اس طرح صبر کیجئے جس طرح اللہ تعالےٰ کے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔ اور اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر نگاہ ڈالیں تو آپ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر صبر کیا قرآن مجید میں ایک نبی کے ابتلاء کے وقت ہمیں یہ فقرہ بھی نظر آتا ہے۔

لو اوی الی رکن شدید

(ھود آیت ۸۱)

اے کاش ظالمو! مجھے بھی تمہارے خلاف کوئی مضبوط سہارا حاصل ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔ اس کی تفصیل آپ آج مطالعہ کریں گے۔ لیکن کسی لمحے آنحضرت نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ سوائے خدا کے کسی کے سامنے اپنے دکھ کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہر مصیبت کے وقت اپنے خدا کے سامنے ہی فریاد کناں ہوئے۔ کبھی کسی رشتہ دار یا قبیلہ کے سردار کے پاس ظلم کی تلافی کے لئے نہیں گئے۔ بلکہ اپنی زندگی جو مظلومیت اور بے بسی کی زندگی تھی جس میں آپ نے "حلف الفضول" کی تنظیم میں شرکت فرمائی جس کا مقصد ظالموں سے مظلوموں کا حق دلوانا تھا۔ اور آپ نے ابوجہل سردار مکہ سے ارشد بدوی کو اس کے اونٹ کی قیمت دلوائی۔

(ابن ھشام جلد ۱ صفحہ ۲۶۱)

قرآن مجید کی آیت

اصبروا و صابروا و رابطوا

(آل عمران آیت ۲۰۰)

میں رابطوا کے ایک معنے امام راغب نے یہ کئے ہیں کہ دلوں کو قوی کرو۔ چنانچہ انہوں نے یہ محاورہ نقل کیا کہ فلان رابط الجاش۔ فلاں دل کا بڑا قوی ہے۔ اس کا نظارہ اس واقعہ میں ملاحظہ فرمایئے۔ جب خانہ کعبہ کے سایہ میں آپ کو کچوکے دیئے گئے۔ ہر شخص برا بھلا کہتا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس روز قریش کی اذیت کو انتہا پر پہنچے دیکھا۔ جب مخالف آپ کو اذیت پہنچاتے تھے اور کہتے تھے تم ہمارے بتوں کو یہ کہتے ہو۔ ہمارے معبودوں کو یہ کہتے ہو تو آپ نہایت جرأت سے فرماتے:-

نعم انا الذی اقول ذالک

(ابن ھشام جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ)

ہاں میں ہی ہوں وہ جو یہ کہتا ہے۔

اسی روز اس مجمع میں سے ایک شقی آگے بڑھا حضورؐ کی چادر سے آپؐ کا گلا اس شدت سے گھونٹا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آگے بڑھے اور کفار قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"اتقتلون رجلا" ان یقول ربی اللہ"

کیا اس لئے اس عظیم ہستی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ یہ کہتے ہیں میرا پروردگار وہ اللہ ہے چنانچہ ظالموں نے آپؐ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مارنا شروع کر دیا۔ آپ کے سر کے بال اور داڑھی کے بال ظالموں نے نوچ ڈالے۔

(ابن ھشام جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۵)

جنگ احد اور طائف کے روز جب جسم مبارک سے خون بہہ رہا تھا۔ خدا کے محبوب رسولؐ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ احد کے روز جب آپؐ خود چہرہ سے خون پونچھ رہے تھے تو خدا سے دعا کی اور یہی فرمایا۔

یہ قوم کس طرح کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون آلود کیا۔

(ابن ھشام جلد نمبر ۳ صفحہ ۵۹۶)

طائف کے روز کو آپؐ نے ابتلاء کا شدید ترین دن قرار دیا اور دکھ دینے والوں کے حق میں یہی دعا فرمائی۔

رب اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

اے پروردگار میری قوم کو ہدایت عطا فرما۔ یہ نہیں جانتے کہ میں تیری طرف سے ہوں اس لئے وہ درپئے آزار ہیں۔

اور پھر انگور کی بیل کے سایہ تلے آپؐ نے اپنے پروردگار کے حضور عرض کیا۔

اے میرے اللہ اپنی کمزوری اور بے بسی کی شکایت تجھ سے ہی کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین کمزوروں کا تو ہی مولا ہے۔ میرا رب تو ہے۔ مولا مجھے کس کے سپرد کرے گا کیا میرے دشمنوں کے۔ اے مولا اگر تو مجھ سے راضی ہے تو ان شدائد کی مجھے پرواہ نہیں کہ تیری عافیت کا دامن میرے لئے بہت فراخ ہے تیری ناراضگی سے مجھے تیرے اس روشن چہرہ کی پناہ جس سے تاریکیاں دور ہوں اور دین و دنیا دونوں سدھر جائیں اے طاقتوں کے مالک تیرے علاوہ کسی کو کوئی طاقت نہیں۔

حضرت خدیجہؓ کے چچازاد ورقہ بن نوفل نے تو اس روز ہی کہہ دیا تھا جس روز وحی کی ابتداء ہوئی تھی اور خدا نے دنیا کی ہدایت کی ذمہ داری آپؐ کو سونپی تھی۔

اے محمد! اے کاش میں اس دن جوان ہوں جب تیری قوم تجھے گھر سے نکال دے گی۔"

آپؐ نے فرمایا کیا میری قوم مجھے گھر سے نکالے گی۔ ورقہ نے کہا

"لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی"

(بخاری باب بدء الوحی)

کہ کوئی شخص جو یہ پیغام لے کر آیا اس سے دشمنی ہی کی گئی۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے باب باندھا ہے

اباب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من المشرکین بمکۃ)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کو مشرکین سے کیا تکلیف پہنچی۔ لیکن آج مجھے چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر ہی عرض کرنا مقصود ہے اس لئے آپؐ کو جو ایذا دی گئی اس کا ہی ذکر کروں گا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپؐ کے نقش قدم پر چل کر جو صبر دکھایا اس کی تفصیل بہت طویل ہے۔ وہ کسی دوسرے وقت بیان کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

مکی زندگی کا واقعہ ہے کہ حضورؐ خانہ کعبہ کے قریب خدا کے حضور سجدہ ریز تھے وہاں کفار قریش بھی مجلس جمائے بیٹھے تھے ان میں عقبہ بن ابی معیط بھی تھا یہی وہ بدبخت تھا جس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر سے آپؐ کا گلا گھونٹا تھا۔ وہ اٹھا اور ایک اونٹنی کی بچہ دانی اٹھا لایا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے رہے۔ آپؐ کی لخت جگر حضرت فاطمہؓ آئیں اور قابل صد احترام والد کی پشت سے اونٹنی کی بچہ دانی ہٹائی۔ ان سرداروں میں ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ۔ امیہ بن خلف، ابی بن خلف۔ بھی تھے جو بدر کے دن واصل جہنم ہوئے۔

سید المعصومین والمطہرین کا ردعمل دیکھئے سجدہ سے سر نہیں اٹھایا۔ یہی مفہوم ہے اس آیت کا

فاعبدہ واصطبر لعبادتہ

(مریم آیت ۶۵)

کہ صبر کر اور اس کی عبادت میں لگا رہ۔

امام راغب نے آیت اصبروا و صابروا کے یہی معنے کئے ہیں کہ ای احبسوا انفسکم علی العبادۃ۔ کہ اس کی عبادت میں لگے رہو اور اصطبر لعبادتہ کے معنی کئے ہیں۔ ای احبسوا انفسکم علی العبادۃ اپنے آپ کو عبادت میں لگائے رکھو۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن مجسم تھے۔ آپؐ قرآن کی تفسیر تھے آپؐ منطوق تھے آیات قرآنیہ کے قرآن خدا کا کلام تھا تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا عمل تھے یہی مفہوم ہے اس آیت کا کان خلقہ القرآن کہ آپؐ کا اخلاق قرآن تھا۔

اللہ تعالےٰ کے کلام میں حضرت ابراہیم کو صابر کہا گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے صبر کا وعدہ کیا۔ لیکن صبر کا دامن بار بار ہاتھ سے چھوٹا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبر کی وہ مثال قائم فرمائی کہ جس کی نظیر ملنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

آپؐ کی بیٹی زینبؓ حالت حمل میں اونٹ پر سوار مدینہ جا رہی تھیں کہ کجاوا کی رسی ظالموں نے کاٹ دی۔ سیدہ زینبؓ معہ ہودج کے زمین پر آ رہیں۔ حمل ساقط ہو گیا۔ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد آپ خدا کو پیاری ہو گئیں۔ بوقت تدفین آنسوؤں کے موتی تھے جو بیٹی پر نچھاور فرمائے۔

حویرث بن نقید نے اونٹ کو بدکایا تو حضرت فاطمہؓ اور ام کلثومؓ دونوں نیچے گر گئیں۔

(ابن ھشام جزء رابع ص۳۶۸)

بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو زبان مبارک سے یہ فقرہ ہی سنائی دیا۔

"آنکھ اشکبار ہے۔ دل غمگین ہے۔ لیکن زبان پر وہی جاری ہوگا جس میں خدا کی رضا ہے۔"

اُحد کے روز ظالموں نے آپؐ کے چچا کو صرف شہید ہی نہیں کیا۔ ظلم اور بربریت کی یہ مثال قائم کی کہ لاش کے ناک کان کاٹے۔ پیٹ پھاڑ کر کلیجہ چبانے کی کوشش کی۔

اُحد کی وادی میں چچا کی لاش پر خدا کا صابر بندہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"ایسا کسی کے ساتھ کبھی نہ ہوا ہوگا۔ ایسا تکلیف دہ منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا جبرائیل آئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ عرش میں حمزہ کا نام اس طرح لکھا گیا ہے۔

حمزۃ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ"

(ابن ھشام جزء ثالث ص۶۱۱)

کہ حمزۃ بن عبد المطلب اللہ کا شیر اور اس کے رسولؐ کا شیر۔

حضرت حمزہؓ کی عادت تھی کہ شکار سے واپس آتے تو گھر جانے سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرتے۔ اگر قریش کا کوئی سردار وہاں ہوتا تو اس کے حالات دریافت فرماتے۔ ایک روز وہ شکار سے آئے تو ایک لونڈی نے کہا اے ابو عمارہ اے کاش تجھے پتہ ہو کہ ابی الحکم بن ھشام نے آج تیرے بھتیجے سے کیا کیا۔ وہ یہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو جہل نے آپؐ کو برا بھلا کہا۔ اذیت پہنچائی۔ لیکن آپؐ نے ایک لفظ بھی جواب میں نہ کہا۔

(ابن ھشام جزء اوّل ص۱۸۹)

کمزور آدمی بھی اپنی زبان کو چلا سکتا ہے لیکن پھر وہ صابر نہیں کہلائے گا۔ وہ صاحب عزم اور حوصلہ نہیں۔ اس کا سینہ وسیع نہیں تنگ کہلائے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ برداشت کیا اور تاریخ کہتی ہے۔

"ولم یکلم محمدٌ صلے اللہ علیہ وسلم"

کہ آپؐ نے ایک کلمہ بھی زبان سے نہ نکالا۔ آپؐ کے ساتھیوں اور آپؐ کا بائیکاٹ کیا جاتا ہے ایک معاہدہ تحریر کیا جاتا ہے کہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے نہ خرید و فروخت۔ معاہدہ تحریر کرنے والا منصور بن عکرمہ تھا۔ بعض نے نضر بن حارث کہا ہے۔ حضورؐ اور آپؐ کے ساتھی شعب ابی طالب میں محصور ہیں۔ دو تین سال تک یہ بائیکاٹ جاری رہا بچوں کے بلکنے کی آوازیں سنکر مخالف قہقہے لگاتے۔ لیکن سوائے خدا کے کسی کے سامنے شکوہ نہیں کیا۔ آخر ظالم نادم ہوئے۔ انہیں میں سے کچھ لوگ ظلم کے خلاف کھڑے ہوئے۔ معاہدہ لکھنے والے کی کچھ انگلیاں شل ہو گئیں اور خانہ کعبہ میں لٹکائے ہوئے معاہدہ کو کیڑا کھا گیا۔ صبر کی فتح ہوئی۔ اور ظلم نے شکست کھائی۔

(ابن ھشام جزء اوّل ص۲۳۴ تا ص۲۳۶)

ظالم آپؐ کی ہجو کرتے آپؐ کو گالیاں دیتے لیکن آپؐ مسکراتے اور فرماتے۔

یسبون مذمما و انا محمد۔

(ابن ھشام جزء اوّل ص۲۳۸)

وہ تو مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور میں تو محمد ہوں۔ محمد کے معنے ہیں جس کی تعریف کی گئی۔ عربی میں محمد نام لے کر گالی دیتے تو بات نہیں بنتی تھی اس لئے وہ محمد کی بجائے مذمم کہہ کر برا بھلا کہتے۔ آپؐ فرماتے دیکھو کس طرح اللہ تعالےٰ ان کی گالیوں کو مجھ سے پھیرتا ہے وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور میں محمد ہوں۔

(ابن ھشام جلد ۱ ص۲۲۸)

کسی کی گالی سے کیا ہوتا ہے آج دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں کسی وقت بھی آپؐ پر درود اور سلام نہ بھیجا جاتا ہو

اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

مکی زندگی کا واقعہ ہے ظالم دشمن حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات کے بعد اور دلیر ہو گئے۔ ایک روز آپؐ راستہ سے گذر رہے تھے کہ ایک قریشی نے آپؐ کے سر مبارک پر خاک ڈالی۔ حضورؐ اسی طرح گھر تشریف لے آئے۔ آپؐ کی ایک صاحبزادی نے سر مبارک میں خاک دیکھی تو سر دھونے لگ گئیں۔ بچی کی آنکھوں سے اشک رواں ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹا! نہ رو اللہ تیرے باپ کی حفاظت کرے گا۔"

(ابن ھشام جلد اوّل ص۲۸۳)

اللہ کی ہزاروں، لاکھوں، ان گنت رحمتیں ہوں اس صابر بندے پر۔

یا رب صل علی نبیک دائما فی ھذہ الدنیا و بعث ثان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ

تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ

کینیڈا مشرقی زون

بمقام مشن ہاؤس ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۸۴ء

الحمد للہ ناصرات الاحمدیہ کا ایک روزہ تربیتی پروگرام کا یہ تجربہ بڑا کامیاب رہا۔ عرصہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ناصرات کی تربیتی کلاس ہو۔ لیکن موقعہ نہیں مل رہا تھا اس سال بچوں کی موسم بہار کی تعطیلات میں اس کا موقعہ میسر آگیا۔ جمعہ ۱۶ مارچ شام ۷ بجے پروگرام کے مطابق بچے مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ بعض لجنات کے ساتھ رہنے کا بھی انتظام تھا۔ سب بچیاں اپنے اپنے بستر ساتھ لائی تھیں۔ ۸ بجے شب مکرم منیر الدین شمسی امیر و مشنری انچارج صاحب کی اقتداء میں سب نے نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی جسکے بعد آپ نے ناصرات کو ضروری نصائح سے نوازا اور اعلان کیا کہ اس سال قرآن شریف ختم کرنے والی بچی کو مشنری انچارج جماعت کی طرف سے دس ڈالر تحفۃً عنایت کئے جائیں گے۔ آپ کے خطاب کے بعد ناصرات نے وڈیو پر جلسہ سالانہ ۸۲، ۸۳ کی جھلکیاں دیکھیں اور دس بجے سونے کے لیئے بڑے ہال میں نیچے چلی گئیں۔ صبح ۲½ بجے سب بچیوں کو تہجد کے لیئے جگایا گیا۔ جن میں ۷ سال سے لیکر ۱۶ سال تک کی ۲۴ بچیاں تھیں۔ سب ہی نے خدا کے فضل سے تہجد کی نماز ادا کی اور پانچ بجے فجر کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔ جسکے بعد درس ہوا۔ جس کے بعد انفرادی طور پر ناصرات نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

۹ بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حدیث اور عہد نامہ کے بعد منتخب نصاب کے مطابق زبانی امتحان ہوا۔ ناصرات عمر کے لحاظ سے تین گروپس میں منقسم تھیں۔ ۷ تا ۹ سال، ۱۰ تا ۱۲ سال، ۱۳ تا ۱۶ سال۔ الحمد للہ کہ سب ہی ناصرات اس امتحان میں کامیاب رہیں۔

دوپہر کھانے کے وقفہ سے قبل لجنہ اماء اللہ ٹورانٹو کی صدر محترمہ انیسہ صاحبہ نے ناصرات سے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے ناصرات کو دوسروں کیلئے صحیح نمونہ بننے پر زور دیا۔ ½۱۲ بجے سے ۲ بجے تک کھانے اور نماز کا وقفہ تھا۔ نماز ظہر و عصر باجماعت کے بعد ۲ بجے تلاوت قرآن پاک سے دوبارہ پروگرام کا آغاز ہوا اور اس دوسرے اجلاس میں تینوں گروپس کا تحریری امتحان لیا گیا۔ ۷ سال سے چھوٹی بچیوں سے زبانی سوالات کیئے گئے۔ الحمد للہ تحریری امتحان میں بھی ناصرات نے اچھے نمبر حاصل کیئے۔

امتحان کے بعد ناصرات نے کھیلوں میں حصہ لیا۔ جس میں پیغام رسانی اور مشاہدہ و معائنہ شامل تھا۔ ۴ بجے مسز محمودہ میاں نے ۳۰ منٹ تک احمدیت کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر لجنہ کینیڈا نے اپنی اختتامی تقریر میں بچیوں کو بتایا کہ جس طرح اپنے امتحان کے نتیجہ کا بے چینی سے انتظار کرتی ہیں اسی طرح اس دن کے رزلٹ کے لیئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے جو کہ ہر ایک نے دینا ہے۔ اور جس میں کامیابی کے لیئے قرآن جو کہ مکمل ہدایت ہے پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس پر باعمل بچیوں کو جو انعام ملے گا وہ دائمی ہوگا۔ ناصرات نے تمام پروگرامز میں بڑی دلچسپی لی اور انہوں نے یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ ایسے پروگرام جلد جلد ہونے چاہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق دے تاکہ انکی صحیح تربیت ہو سکے۔ آخر میں بچیوں کو انکے امتحان کا نتیجہ سنایا گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد یہ تربیتی اجلاس ختم ہوا۔

(مرتبہ:۔ عطیہ شریف۔
صدر لجنہ کینیڈا)

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا
(حدیث نبویؐ)
بعض بعض شعر بڑے پر حکمت ہوتے ہیں (اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا اللہ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں

مکرم عبد المالک صاحب مربی سلسلہ بانڈونگ انڈونیشیا

عنوان بالا قرآن کریم کی سورۃ زمر کی آیت ۳۷ کا ایک حصہ ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ اس فقرہ کو اللہ تعالیٰ نے سوالیہ بنا کر اس کے معنوں میں ایک جامعیت اور قطعیت پیدا کر دی ہے اور بتایا ہے کہ اے میرے بندو! تم کبھی بھی میری نصرت اور مدد سے مایوس نہ ہونا اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اگر تم پر حوادث کی آندھیاں چلیں اور مصیبتوں کے پہاڑ تمہیں سامنے نظر آنے لگیں اور تم یہ سمجھنے لگو کہ اب ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، ایسے وقت میں تم اگر میری طرف رجوع کرو گے تو تم مجھے اپنے قریب پاؤ گے اور نہ صرف قریب پاؤ گے بلکہ میں تمہیں ہر مصیبت سے بچاؤں گا کیونکہ میں قادر و توانا خدا ہوں۔ میں ہر قسم کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں کمزور نہیں ہوں جو تمہاری مدد کو نہ پہنچ سکوں۔

مگر تم پر مصیبتوں کا آنا بھی ضروری ہے تا تمہارا امتحان ہو اور خدا کی تائید کے اظہار پر تمہارا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو جائے اس لئے تمہیں آزمانے کے لئے دکھ اور مصیبتیں ضرور آئیں گے۔ کبھی دشمنوں کی طرف سے خوف و ہراس کے ذریعہ دکھ پہنچے گا اور کبھی تم کو بھوکا رکھنے کی کوشش سے دکھ پہنچے گا۔ کبھی مالی اور جانی نقصان کے ذریعہ دکھ پہنچے گا۔ پس اگر تم ان مصائب کو اِنَّا لِلّٰہِ کہتے ہوئے برداشت کر لو گے تو تمہارے لئے بشارت ہے کہ تم امتحان میں پورے اترے ہو اب تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے اپنی جھولیاں بھر لو۔

اس مختصر تمہید کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس وقت نازل فرمائی جب آپؐ کے جانی دشمن اور آپؐ کے منکر آپؐ کو طرح طرح کے دکھ پہنچاتے اور ڈراتے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تسلی دی اور فرمایا:۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ۔ (الزمر آیت ۳۷)

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟ اور یہ لوگ تمہیں خدا کے علاوہ دوسرے لوگوں سے ڈراتے ہیں۔

کفار مکہ ڈراتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ میں سچا نبی ہوں اور خدا میری مدد کرے گا۔ یہ لوگ جو خدا کے رسولؐ کو ڈراتے تھے یہ لوگ کون تھے؟ قرآن کریم ایسے لوگوں کے متعلق کہتا ہے:۔

مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ

(سورۃ قلم آیت ۱۱)

نیکیوں سے لوگوں کو روکنے والے حد سے تجاوز کرنے والے سخت پاپی۔ بے لگام ہونے کے علاوہ بے اصل زنیم کے معنی ہیں جس کے حسب نسب کا کوئی پتہ نہ ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف یہ کفار مکہ اپنے آپ کو مذہبی پیشوا کہتے تھے۔ لیکن مذہبی اور اخلاقی پستی کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ دین داری کے اخلاص کی جگہ ریاکاری اور نمائش ان کا سرمایۂ پیشوائی تھا۔ نفس پرستیوں اور بداعمالیوں میں حد سے بڑھے ہوئے تھے مکہ میں خانہ کعبہ کے ارد گرد بتے تھے۔ اور بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح و شام گالیاں دینا ان کا پیشہ تھا۔ اگر آپؐ گھر سے باہر نکلتے تو آپؐ کے رستے میں کانٹے بچھاتے تھے۔ اگر آپؐ نماز پڑھنے کے لئے بیت اللہ میں تشریف لاتے تو یہ آپؐ کے اوپر سجدہ کی حالت میں گند اور بوجھ لا کر رکھ دیتے۔ اور آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر گلا گھونٹنے کی کوشش کرتے۔ بظاہر ان لوگوں نے نیکی اور خیر خواہی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اور آپس میں آپ کو عقلمند اور دانشور اور ابوالحکم کہتے تھے مگر اصل میں وہ ابوجہل تھے مکہ کے شرفاء ان کی گندہ ذہنی کو سن کر کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے۔ مگر وہ لوگ آپؐ کی مخالفت میں اور مکہ کے مسلمانوں کو دکھ دینے اور ان کے دلوں کو گالیوں کے ساتھ چھیدنے میں حد سے بڑھتے گئے اور ان کے حیلے یہاں تک بڑھ گئے کہ ان کی دھمکیوں سے تنگ آ کر خدا کے رسولؐ نے بھی ان کے ساتھ کچھ نرم برتاؤ کرنے کے متعلق سوچنا شروع کر دیا جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا۔

(بنی اسرائیل ۷۳)

یعنی اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ ان کے ساتھ کچھ نرمی کا برتاؤ اختیار فرما لیتے۔

مگر پھر بھی وہ شریر النفس لوگ باز نہ آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا اور ملک بدر کرنے کی باتیں سوچنے لگ گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْھَا۔ (آیت ۷۷)

لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں کی ہمیشہ مدد کرتا رہا ہے اور علی الاعلان کہتا ہے کہ

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اسی طرح آیت نمبر ۷۵ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دی کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ یہ ان لوگوں کی عادت ہے یہ آپؐ سے پہلے انبیاء کے ساتھ بھی اسی فطرت سیئۃ کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ کے پاک بندوں کی سنت یہ ہے ؎

نعرہ اِنَّا ظَلَمْنَا سنتِ ابرار ہے
زیر منہ کی مت دکھا دُم تم نہیں ہونسل مار

اس لئے ایسی صورت حال میں ہمیشہ دعاؤں پر زور دینا چاہیئے اور ان امتحانوں اور مصیبتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ان مصیبتوں اور امتحانوں کا بھی آنا ضروری ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

در بیاباں گر بہ شوق کعبہ خواہی زد قدم
سرزنش ہا گر کنند خار مغیلاں غم مخور

اگر خدا کی خاطر۔ خدا کی راہ میں قدم زنی کی ہے تو پھر راستہ کی ان خاردار جنگلی جھاڑیوں سے ہرگز نہ ڈریں۔

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

ان کی جگہ درندگی ہو اگر تم اِن صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

انصار اللہ اور تلاوت قرآن کریم

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے ہر فرد کو قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے ہماری ساری ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہو سکتی ہیں اور یہ ایک ایسی قطعی اور یقینی حقیقت ہے جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔" انصار بھائیوں کو اپنی عمر کے اعتبار سے حضور کے اس خطاب کا اوّلین مخاطب سمجھنا چاہیئے اور قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہنا چاہیئے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

برادرم مکرم سیٹھی داؤد احمد صاحب بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء بعمر ۵۶ سال جہلم میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نمازِ جنازہ مکرم و محترم دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ راولپنڈی نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم و محترم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے دعا کروائی۔

احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم بھائی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

بشارت احمد سیٹھی (اوکاڑہ کینٹ)

میرے بڑے بھائی مکرم عبد المنان خانصاحب (ٹیلر ماسٹر آف محلہ دار الرحمت قادیان) حال ناصر آباد کالونی ربوہ ۲۴ مئی ۸۴ء کو بوقت ساڑھے پانچ بجے صبح وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ بہت خلیق، ہنس مکھ اور چھوٹے بہن بھائیوں سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ والدین کی زندگی میں گھر کے اخراجات پورے کرنے میں ان کی پوری مدد کی اور ان کی وفات کے بعد اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو ان کی کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ مرحوم کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے، اور کام بھی چھوڑ دیا تھا۔ لیکن عام صحت اچھی رہی گزشتہ سال جواں سال بیٹے عزیزم عبد الوہاب کی بیرون ملک میں حادثاتی موت نے صحت پر برا اثر ڈالا اور دو ماہ سے برابر صاحبِ فراش رہے۔

جمعرات کو ہی بعد نماز عشاء گولبازار کے میدان میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مشنری انچارج گھانا و امریکہ نے نماز جنازہ پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مولانا موصوف نے ہی کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(عبد الحمید خان۔ لاہور)

میرے ماموں مکرم مسعود احمد ملک انجینئر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد مورخہ ۲۱/۵/۸۴ بروز پیر بتقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ انہوں نے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو کمسن بچے چھوڑے ہیں۔ مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی تھے۔ مرحوم کی عمر ۳۹ سال تھی۔ ان کی وفات سے میری والدہ اور دیگر لواحقین کو سخت صدمہ پہنچا ہے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ظفر ملک الکوثر۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

میری والدہ محترمہ الٰہی جان صاحبہ اہلیہ چوہدری مہر الدین صاحب ۱۹/۵/۸۴ کو تقریباً ۸۴ سال کی عمر میں محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اگلے روز دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے احاطہ میں مکرم محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم و محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

مرحومہ مولوی حکیم الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حلقہ درگا نوالی ضلع سیالکوٹ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نے بہت چھوٹی عمر میں اس وقت حضرت بانیٔ سلسلہ کی زیارت کی تھی جب حضور سیالکوٹ تشریف لائے تھے۔ آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت لگاؤ اور محبت تھی میرے علاوہ آپ کے دو بیٹے چوہدری نور الدین صاحب لورن نگر سیالکوٹ اور ڈاکٹر چوہدری ضیاء الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ہیں۔ اور دو بیٹیاں زینب بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ محمد اسماعیل صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ اور جمیلہ اختر صاحبہ اہلیہ راجہ غلام حسین اختر صاحب لندن ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(محمد دین انور اسسٹنٹ پروفیسر ریٹائرڈ۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔
(سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔)

دوسروں کیلئے دعا کرنے کا فائدہ

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ نافع کی عمر لمبی ہوتی ہے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۴)

(افتتاحیہ اصلاح و ارشاد ربوہ)

ذیلی تنظیموں سے
مقدس امام ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو کے تحریک جدید کے اعلان پر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں۔ دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا گمان نہیں جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں پر ارتعاش پیدا کر دے۔"

پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(وکیل المال اوّل ربوہ)

مطالبات تحریک جدید۔ پہلا مطالبہ سادہ زندگی

ایک سالن

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا.... روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۲۷ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کا حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر والہانہ لبیک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک پر جن احباب اور بہنوں نے جلسہ سالانہ کی دیگوں کے لیے عطایا کا وعدہ فرمایا ہے یا نقد ادائیگی فرمادی ہے ان کے اسماء بغرضِ دعا شائع کیے جا رہے ہیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

۱۱۹۔ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ ربوہ
منجانب شوہر ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی مرحوم ایک دیگ ادائیگی ہو چکی ہے
" والد بابو عبدالواحد صاحب مرحوم ٹھیکیدار بھٹہ قادیان " " "
" والدہ غلام زینب صاحبہ مرحومہ " " "

۱۲۰۔ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ ربوہ
منجانب محترمہ مراد بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مرزا فضل بیگ " " "

۱۲۱۔ محترمہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ کراچی منجانب والدین " " "

۱۲۲۔ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب کراچی منجانب میاں محمد صدیق صاحب مرحوم کلکتہ والے واہلیہ صاحبہ " " "

۱۲۳۔ " محمد احمد خان صاحب منجانب رحمت اللہ خان صاحب معہ بچگان " " "

۱۲۴۔ " ڈاکٹر احسان الحق صاحب آف کراچی " " "

۱۲۵ " ڈاکٹر سیف احمد صاحب واہلیہ والدین امریکہ " " "

۱۲۶ " شیخ فضل احمد صاحب لاہور منجانب والدین " " "

۱۲۷ " مخدوم عثمان علی صاحب لاہور " " "

۱۲۸ " رشید احمد صاحب اوکاڑہ منجانب والدین " " "

اسماء وعدہ کنندگان از پاکستان

۱۲۹۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بمعہ اہلیہ محترمہ ربوہ " "

۱۳۰۔ " " " مرزا خورشید احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ ربوہ " "

۱۳۱۔ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد و مرزا عزیز احمد صاحب " "

۱۳۲۔ مکرم نسیم الرحمٰن صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی۔ کراچی۔ ایک دیگ

۱۳۳۔ محترمہ امۃ الباری صاحبہ کراچی منجانب ممبرات لجنہ اماء اللہ قیادت نمبر ۳ " "

۱۳۴۔ مکرم عبدالغفور صاحب آف کوہاٹ معہ والدین زوجہ محترمہ و دختر " "

۱۳۵۔ ——— " ——— منجانب فضل الرحمٰن صاحب کوہاٹ " "

۱۳۶ " سید نجم الحق صاحب آف سکھر " "

۱۳۷ " محمد خان صاحب رانا ایڈووکیٹ امیر صاحب ضلع بہاولنگر " "

۱۳۸ محترمہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ آف جہلم " "

۱۳۹ " مسعودہ احمد صاحبہ آف سرگودھا " "

۱۴۰ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی لاہور
منجانب مکرم عنایت اللہ صاحب مع اہلیہ محترمہ " "
" " " مرزا مبشر احمد صاحب " " " "
" " " مرزا رشید احمد صاحب " " " "
" " " مرزا شکیل احمد صاحب " " " "
" " " مرزا فرمان صاحب مع ہمشیرگان

۱۴۱۔ " امیر صاحب جماعت احمدیہ جھنگ صدر
منجانب مکرم بابو عبدالحلیم صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ " " ادائیگی ہو چکی ہے
" " میاں شریف احمد صاحب رفیق احمد صاحب " " "

۱۴۲ جماعت احمدیہ جھنگ " "

۱۴۳ جماعت احمدیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ "

۱۴۴۔ مکرم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ محمد سعید صاحب کینیڈا منجانب والد صاحب مرحوم ایک دیگ

۱۴۴ " ڈاکٹر مرزا محمد ادریس بیگ صاحب " "

۱۴۵ " منیر الحق شاہد صاحب معہ اہل وعیال و ابوالمنیر نور الحق، محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ " "

۱۴۶ " عبدالعزیز صاحب منجانب والدین مرحوم ۲ "

۱۴۷ " عطاء المجیب صاحب راشد لندن
منجانب عبدالرحمٰن صاحب بٹ و سارہ رحمٰن صاحبہ بٹ معہ فیملی ۱ "

محمد افضال ڈار صاحب منجانب والدین مرحومین ۵ "

۱۴۸ " عبدالحکیم صاحب اکمل دی ہیگ
منجانب محترمہ مسز بحری حمید صاحبہ ۱ "
چوہدری ظفر احمد صاحب منجانب دادا جان۔ والد صاحب، والدہ صاحبہ ۳ "

۱۴۹ جماعت احمدیہ بیلجیم۔ (فی کس ایک دیگ)
مکرم ظفر نذیر احمد صاحب۔ سید نصیر احمد شاہ صاحب طاہر احمد آغا صاحب
مکرم قریشی جمیل احمد طاہر صاحب۔ وسیم مظفر علی گل صاحب ۵ دیگ

۱۵۰ جماعت احمدیہ فرانس ۵ "

المناک حادثہ

کاٹن ٹیکسٹائل کارگو سروسز کراچی کے پروپرائٹر مکرم شیخ مبشر احمد صاحب مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۴ء صبح ۹½ بجے سکوٹر پر اپنے دفتر جا رہے تھے کہ پیچھے سے آنے والی ایک تیز رفتار بس کی زد میں آکر موقع پر ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف بورے والہ کے صاحبزادے تھے اور نہایت مخلص احمدی نوجوان تھے۔ ہر شخص کے لئے ان کے دل میں محبت پائی جاتی تھی۔ کوئی بھی شخص کسی بھی کام کے لئے ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے اس کی ہر ممکن مدد کی۔ کاروبار کے لحاظ سے غیر از جماعت احباب سے مرحوم کے بہت مراسم تھے اور تمام دوستوں میں ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ مرحوم اپنے ایک چھوٹے بھائی مکرم شیخ طارق احمد انور اور تین بڑے بھائیوں مکرم شیخ منور احمد۔ مکرم شیخ مظفر احمد اور مکرم شیخ طاہر احمد کے ساتھ کلیرنگ ایجنسی کے کاروبار کے علاوہ امپورٹ اور ایکسپورٹ کا کام بھی کرتے تھے۔ مرحوم اپنے کام میں خوب ماہر تھے۔ کاروباری مہارت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ غیر معمولی ذہن کے مالک تھے۔ بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے ان کی راہ نمائی میں اپنے اپنے کاروبار میں غیر معمولی ترقی حاصل کی اور ان کی ہر قسم کی مدد کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔

جماعتی خدمات میں بھی انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ کے ادارے ان کی خدمات سے بخوبی واقف ہیں۔ خاکسار کے ساتھ بچپن کے دوست کی حیثیت سے ان سے برادرانہ تعلقات تھے۔ بڑے اور چھوٹے کی عزت کرنا ان کا خاص وصف تھا۔ اکثر غرباء کی مدد و صدقہ و خیرات کرتے تھے۔

مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ اپنے پیچھے تین چھوٹی بچیاں چھوڑی ہیں جن کی عمر ۵ سال ۲½ سال اور ایک سال ہے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۳۲ سال تھی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عبدالرشید سماٹری کراچی)

اطلاعِ عام

تمام ایسے احباب جنہوں نے دارالفتوح کالونی ربوہ سے متصل اراضی ملکیتی سید قلندر حسین شاہ صاحب و سید محمد نواز شاہ صاحب سے بذریعہ ماسٹر عبداللطیف صاحب۔ مرزا عبدالسمیع صاحب۔ غلام احمد صاحب۔ شریف احمد صاحب بھٹی۔ سید منیر احمد صاحب باہری اور سید محمد ایوب شاہ صاحب سکنی اراضی کے پلاٹ خریدے ہیں وہ فوری طور پر اپنی اپنی رجسٹریوں کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں ۶/۵ تک نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں کیونکہ ان اراضیات سے متعلقہ بعض تنازعات کو سلجھانے کے لئے ان کی اشد ضرورت ہے۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کیخلاف متعدد جھوٹے بیانات کی پرزور تردید

اتنے جھوٹ گھڑے جارہے ہیں کہ سمجھ نہیں آتا کہ کس کس کی تردید کی جائے!

نظارت امور عامہ ربوہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز:

ربوہ: ۲۸ مئی۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایک پریس ریلیز میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والے ان بیانات کی سختی سے تردید کی ہے کہ جماعت احمدیہ نے پانچ صد علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا ہے اور اس ضمن میں علماء کو قتل اور اغوا کی دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ دھمکیوں پر مبنی جعلی اور فرضی خطوط کی پہلے ہی تردید کی جاچکی ہے۔ ان خطوط کا جماعت احمدیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ شر پسند عناصر کی طرف سے یہ بھی جماعت کے خلاف ایک سازش ہے۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ آئے دن جماعت کے بارے میں کوئی نہ کوئی نیا جھوٹ گھڑا جاتا ہے۔ اور اخبارات میں اس کی بھرپور اشاعت ہوتی ہے۔ سمجھ نہیں آتا کہ کس کس جھوٹ کی اب تردید کی جائے۔

پریس ریلیز میں توقع کی گئی ہے کہ ملک کے باشعور اور خدا ترس عوام اور اخبارات ایسی جھوٹی باتوں پر ہرگز یقین نہیں کریں گے۔ کیونکہ ایسی تمام خبروں کی حیثیت جماعت کے خلاف محض جھوٹے اور یک طرفہ پراپیگنڈا کے سوا اور کچھ نہیں:۔

پریس ریلیز میں دیگر بے بنیاد اور سراسر لایعنی باتوں پر بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کی سختی سے تردید کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ نائیجیریا ہیڈکوارٹر منتقل کرنے، حضرت بانیٔ جماعت کے افرادِ خاندان کے لندن منتقل ہونے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اسرائیل کا خفیہ دورہ کرنے اور لندن سے نائیجیریا روانہ ہونے کی تمام خبریں بالکل سفید جھوٹ اور افتراء کا شاہکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹ گھڑنے والوں کو ہدایت اور سمجھ عطا کرے۔

دعائے نعم البدل

میرا بھتیجا عزیزم عمران احمد نیر جو قاضی عبدالشکور صاحب کا بیٹا اور محترم مکرم قاضی عبدالحمید صاحب آف نیلا گنبد کا پوتا تھا۔ مورخہ ۸۴-۴-۱۵ کو وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم کی عمر ابھی صرف ۱½ ماہ تھی۔

احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(قاضی عبدالرشید قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور)

◆ ◆ ◆

لاہور اور فیصل آباد جانے کی
ضرورت نہیں!
خوشاب کے ۲۴ سالہ تجربہ کار ٹیکنیشن آپ کے ٹیپ ریکارڈر اور ٹیلیویژن سیٹ کی معیاری مرمت کے لئے حاضر ہیں۔ نیز سامان بجلی وسپیئر پارٹس کے لئے رجوع فرمائیں!
ظفر الیکٹرونکس۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش اکسیر کنار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان اور تریاق زیر باد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ، -/27 فی درجن دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے
کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۳۲۰۳۲۸ ۳۱۰۸۱۴
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد نہر چوک منصور
فیصل آباد: شادی میڈیکوز جھنگ بازار
ملتان: الٰہی بخش اینڈ سنز نزد گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون 606-607

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ
ماہ مئی ۱۹۸۴ء
خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ ماہ مئی ۱۹۸۴ء شائع ہوچکا ہے اور مورخہ ۲۲ اور ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء کو خریداران وایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریداران کو اس ماہ کے آخر تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔
(منیجر تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

ماہنامہ "خالد" ربوہ
خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ ماہ مئی ۱۹۸۴ء شائع ہوچکا ہے مورخہ ۱۹ اور ۲۰ مئی ۱۹۸۴ء کو خریداران وایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریداران کو اس ماہ کے آخر تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔
(منیجر "خالد" ربوہ)

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر:۔ نعیم احمد کھوکھر

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ

برائے فروخت
ایک سوزوکی پک اپ ماڈل ۱۹۸۰ء نیو حالت میں برائے فروخت ہے۔
ملنے کا پتہ:
اظہر آٹو ورکس۔ جی ٹی روڈ ٹیکسلا
یا: امجد احمد نظام ۴/۷ نزد ڈاکخانہ گول بازار ربوہ

اظہر آٹو ورکس
جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام ہے۔ گیس کٹ فٹنگ کا انتظام موجود ہے۔
پتہ:
سرائے کالا۔ جی۔ ٹی۔ روڈ ٹیکسلا، ضلع راولپنڈی

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جون
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار
جی ایف سی گارنٹی شدہ پنکھے (رجسٹرڈ)
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک 31812 اور ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں
TRADE MARK GFC FAN
ربوہ میں واحد ڈیلر
پاک آئرن سٹور گول بازار ربوہ